روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029
ہفتہ 2- جنوری 1999ء 13 رمضان 1419 ہجری- 2 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 2

خطرہ میں سب سے آگے

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آتے ملے آپؐ بات کی چھان بین کر کے واپس آرہے تھے ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے۔ گھوڑے کی پیٹھ ننگی تھی۔ اور آپؐ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔ لوگوں کو سامنے سے آتے دیکھا تو فرمایا ڈرو نہیں میں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ پھر آپؐ نے ابوطلحہ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ہم نے اس کو اپنی تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو سمندر ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الحمائل)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 5

خیر اور بھلائی کا راستہ اختیار کرنے والا شفاعت کا حقدار ہوگا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شجاعت کے نظارے

درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 26 دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں عالمی درس قرآن میں سورہ نساء کی آیات 85 تا 89 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ حضور یہ درس اردو میں دیتے ہیں اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں رواں ترجمہ بھی ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 85

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ تو اللہ کی راہ میں جنگ کر تجھے اپنے نفس کے سوا کسی کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاتا اور تو مومنوں کو ترغیب دے عین ممکن ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ کی جنگ سب سے بڑھ کر سخت ہوتی ہے اور اس کا عذاب بھی سب سے بڑھ کر سخت ہوتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں بدر صغریٰ کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ جس وقت اس جنگ پر جانے کا فیصلہ ہوا تو جلدی میں صرف 70 صحابہؓ جمع ہوسکے باقی ابھی آرہے تھے۔ مگر حضورؐ باہر نکل پڑے وہیری نے اس کی یہ تشریح بالکل غلط کی ہے کہ صحابہ نے انکار کیا۔ حالانکہ اس سے حضرت نبی کریم ﷺ کی بے مثال شجاعت ظاہر ہوتی ہے کہ کم تعداد کے باوجود آپؐ روانہ ہو گئے اور اللہ کی تائید و نصرت پر بھروسہ تھا۔ امام رازی لکھتے ہیں یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام صحابہؓ سے زیادہ شجاع تھے۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر مجھے اکیلا بھی جانا پڑا تو میں جاؤں گا۔

وہیری کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھیوں نے (نعوذ باللہ) آپؐ کا حکم ماننے سے انکار کیا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض انکار کیا تھا اور وہیری کے بقول اگر یہ آیت خود بنائی ہوئی ہے تو اپنی کمزوری کو دیکھتے ہوئے کہنا یہ چاہئے تھا کہ نہ ہی جاؤ۔ کوئی دشمن نہیں آئے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ذرا بھی عقل ہو تو یہ سوچا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کیسے کہہ دیا کہ عین ممکن ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وہیری نے آنحضرت ﷺ کے متعلق تسلیم کیا ہے کہ آنحضورؐ 70- افراد کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے اور امر واقعہ یہ ہے کہ لڑائی ہوئی ہی نہیں۔ دشمن ڈرا ہوا تھا اس طرح سے آنحضور ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اگر دشمن مقابلے پر نکلے تو اللہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ 70- افراد کے ساتھ نکلنا آپؐ کی زبردست بہادری کی علامت تھا۔ اور اللہ پر اس یقین کا اظہار ہے کہ اللہ نے کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو مواقع اس قسم کے آئے اور دونوں مواقع پر اللہ نے آنحضرت ﷺ کو کامیابیوں سے نوازا۔ جنگ احد کے دوسرے دن آپؐ دشمن کا تعاقب کرنے نکل کھڑے ہوئے۔ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ سارے صحابہ زخمی تھے۔ انکار کا وقت تو وہ تھا جب سارے صحابہ زخموں سے چُور تھے۔ مگر ایک نے بھی انکار نہیں کیا۔ ابوسفیان اپنی فوج کو یہ کہہ رہا تھا کہ تم لوگ کٹے والوں کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ تم محمد (ﷺ) کو قتل نہیں کر سکے۔ اور ان کی کنواری عورتوں کو پیٹھ پر لاد کر نہیں لا سکے۔ اور جب پتہ چلا کہ رسول خدا ﷺ پیچھے آرہے ہیں تو بھاگ کھڑا ہوا۔

آیت نمبر 86

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو شخص اچھی سفارش کرے اس میں اس کا بھی حصہ ہوگا اور جو کوئی بری سفارش کرے اس میں اس کا بھی کچھ بوجھ ہوگا۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ اچھی شفاعت کرنے کا حصہ کھلا ہے۔ اور بری شفاعت کرنے والے کو پورا بدلہ نہیں دیتا بلکہ کہتا ہے کہ اس کا کچھ نہ کچھ بوجھ ہوگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ہی چنا۔ آپؐ چونکہ اللہ سے پیوند رکھتے تھے اور اللہ کی ذات میں پوری طرح مدغم تھے اس لئے آپؐ ہی شفاعت کے لئے چنے گئے۔ اس آیت کا پہلی آیت نمبر 85 سے ربط بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ آیت 85 میں ذکر ہے تو اپنے نفس کے سوا کسی نفس کا مکلف نہیں۔ ضمناً یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جو نفوس آنحضرت ﷺ کے ساتھ بالکل مل گئے جنہوں نے اپنا آپ قربان کر دیا، تو ان کی غلطیوں کا مکلف کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے آنحضرت ﷺ نے عرض کیا کہ انہوں نے تو اپنے آپ کو میرے ساتھ جوڑ دیا تھا مگر غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اس لئے شفاعت کرتے ہوئے درخواست کی کہ ان کو میرے ساتھ ہی رکھ۔

شفاعت کا ایک اور مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے آگے چل کر خیر اور شر کا راستہ متعین کر دیا۔ جس نے خیر کا راستہ اختیار کیا آنحضرت ﷺ اس کے شفیع ہو گئے۔ اس میں ایک نیا مضمون یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جتنی زیادہ شفاعت کی اتنا ہی آپ کو اس کا اجر ملا۔ مگر اس سے امت کا اجر کم نہیں کیا جائے گا۔ تو آنحضرت ﷺ کا اجر لامتناہی ہو گیا۔

حضرت خلیفہ رابع کا طرز عمل

حضور ایدہ اللہ نے سفارش کے بارے میں اپنا طرز عمل بیان کرتے ہوئے فرمایا میں بھی میاں بیوی کی صلح کے لئے سفارش کرتا ہوں کیونکہ وہ

باقی صفحہ 2 پر

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں

○ غریب مستحق اور نادار طلباء و طالبات کی مالی امداد کا نادر موقع۔ شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے۔ یہ شعبہ غریب مستحق اور نادار طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء و طالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ اس شعبہ کے اخراجات مخیر احباب کے عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

مخیر احباب سے پرزور درخواست ہے کہ ان بابرکت ایام میں اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں تاکہ مستحق نادار اور غریب طلباء تعلیم کے زیور سے منور ہو سکیں۔

خدا کی رحمت کا ایک دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔"

(الفضل 4- جنوری 1967ء)

(ناظم مال وقف جدید)

آرتھوپیڈک سرجن
(ماہر امراض ہڈی و جوڑ)

○ مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آف بالٹی مور امریکہ ماہر امراض ہڈی و جوڑ (آرتھوپیڈک سرجن) تاریخ 99-1-9 بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہڈیوں اور جوڑوں کے مریضوں کا معائنہ اور علاج کریں گے۔ مریضوں سے درخواست ہے کہ فضل عمر ہسپتال کے آؤٹ ڈور سے قبل از وقت پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2-50 روپے

سید الاستغفار پڑھنے کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31- دسمبر 1998ء کو عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے سورہ نساء کی آیت نمبر 111 کی تشریح میں فرمایا کہ آج کل رمضان کا مہینہ ہے جو استغفار کا مہینہ ہے- بہت لوگ حاجت روائی کے لئے خط لکھتے ہیں- ان کو یاد رہے کہ حاجت براری سے پہلے استغفار ضروری ہے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ پھر ان کو رزق دیا جائے گا اور تنگیاں دور کر دی جائیں گی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار بہت پایا گیا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو استغفار عام لوگ کرتے ہیں وہ اس سے بہت مختلف ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے- اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب الدعوات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار پیش فرمایا اور فرمایا یہ بہت اعلیٰ مضمون ہے جن احباب جماعت کو اس کا عربی متن یاد رکھنا مشکل ہو اس کا ترجمہ اور مضمون حاضر رکھیں اور اپنے الفاظ میں استغفار کیا کریں- یہ سید الاستغفار ہے اس کو اس رمضان کے تحفے کے طور پر یاد رکھیں-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یقین کے ساتھ دن کو یہ دعا کرے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہو گا- اسی طرح جو شخص رات کو یہ دعا کرے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بھی اہل جنت میں شامل ہو گا-

ذیل میں سید الاستغفار کا اصل متن اور ترجمہ درج کیا جا رہا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی ' لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ ' خَلَقْتَنِی ' وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ' اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ' اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِی ' فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ-

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار)

ترجمہ- اے اللہ! تو میرا رب ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں' میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں' میں اپنی ذات پر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں- پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں-

بقیہ صفحہ 1

[illegible] بھی کر دیتے ہیں ان پر کوئی الزام نہیں- صرف یہ بات ہے کہ میرے نزدیک وہ بات بہتر تھی جو میں نے تجویز کر دی تھی-

بریرہ کا واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے بریرہ نامی عورت کا ذکر فرمایا جس کا خاوند ایک غلام مغیث نامی تھا- وہ بریرہ کی محبت میں اس کے پیچھے مارا مارا پھرتا تھا- اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر گرتے تھے- آنحضور ؐ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور جواباً بریرہ کی طرف سے اتنی نفرت پر حیرانی نہیں ہوئی- آنحضرت کو مغیث پر ترس آیا تو آپ ؐ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو مغیث کے پاس لوٹ جاتی- بریرہ نے دریافت کیا کہ کیا یہ حضور ﷺ کا حکم ہے- آپ ؐ نے فرمایا نہیں- صرف سفارش ہے- بریرہ اس پر اپنے انکار پر قائم رہی- اس کا اخلاص یہ تھا کہ اس نے کہہ دیا کہ حکم ہے تو تعمیل کروں گی-

سفارش کے ساتھ ہدیہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب سفارش کرو تو ہدیہ قبول نہ کرو اور جب سفارش کرانے آؤ تو ہدیہ لے کر نہ آؤ- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میرا یہی اصول ہے کہ سفارش کے ساتھ ہدیہ قبول نہیں کرتا- حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے بھائی کی سفارش کی اور اسے تحفہ دیا گیا اور اس نے قبول کر لیا تو اس نے سود سے حصہ لیا- حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ مجھے ایسے مواقع پر ہدیہ لازماً واپس کرنا پڑتا ہے- حالانکہ مجھے خیال آتا ہے کہ واپس کرنے سے ان کو تکلیف ہو گی- حضور نے سوال کیا کہ مجھے یہ تکلیف کیوں دیتے ہو کہ مجھے ان کو تکلیف دینے کے خیال سے تکلیف ہو-!

حضور ایدہ اللہ نے زمخشری کی تفسیر کو قبول فرمایا جنہوں نے لکھا ہے کہ شفاعت حسنہ سے مراد دعا کرنا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے بھی اس طریق سے کبھی انحراف نہیں کیا- اور دعا کو اختیار فرمایا- شاذ کے طور پر ایسا موقع آیا کہ دعا کو شفاعت میں تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو پھر اللہ سے اجازت لے کر شفاعت کی-

آیت نمبر 87

اس آیت میں تحیۃ کا لفظ بیان ہوا ہے اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کا عمومی مطلب تحفہ کا کیا جاتا ہے- تحیۃ کا لفظ حيّ سے نکلا ہے حيّ کا مطلب ہے زندہ رکھنے والا- اس کا اصل مطلب زندگی کی دعا دینا ہے- یہ خیر سگالی کا اظہار ہے اور دنیا کی ہر قوم میں رائج ہے- اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ جب تمہیں خیر سگالی کا پیغام دیا جائے تو جواب میں خیر سگالی کے ساتھ زندگی کی دعا دو اور ہو سکتا ہو تو زیادہ دو-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کا یہی طریق تھا کہ زیادہ دعا دیا کرتے تھے- التحیات کا صحیح ترجمہ معلوم کرتے ہوئے لین دیکھی تو مسئلہ حل ہو گیا- لین نے لکھا کہ کسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے جو الفاظ بولے جاتے ہیں ان پر یہ لفظ اطلاق پاتے ہیں- اس کا بہترین اظہار السلام علیکم کہنا ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ زندگی تیری ہے- اور تیری زندگی سے ہم زندگی طلب کرتے ہیں- آنحضرت ﷺ کا یہ طریق تھا کہ آپ ؐ غزوہ پر جانے والوں کو تلقین کیا کرتے تھے کہ جو بھی ملے اسے سلام پہنچاؤ آنحضور ﷺ بچوں کو بھی سلام کرتے تھے- ایک حدیث میں ہے کہ سوار کو چاہئے کہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے- پیدل چلنے والا کھڑے ہوئے کو سلام کرے- اس میں حکمت یہ ہے کہ سوار اونچے مقام پر ہے اس کو ہدایت ہے کہ عجز اختیار کرے- اسی طرح چلنے والا کھڑے ہونے والے کے لئے عجز کا اظہار کرے- آنحضور ﷺ نے مزید فرمایا جو سلام کرے گا اجر پائے گا جو پہلے سلام کرے گا زیادہ اجر پائے گا-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم نے اپنے بچپن میں قادیان میں دیکھا کہ رفقاء حضرت مسیح موعود میں سے ہر ایک کوشش کرتا تھا کہ پہلے سلام کرے- جو نابینا تھے وہ اس شوق میں گائے کی آواز پر بھی سلام کر دیتے تھے کہ مبادا کوئی آدمی ہی ہو! اس ضمن میں حافظ رمضان صاحب کا طرز عمل ایسا ہی تھا کوئی شخص ان کو سلام کرنے کے بارے میں ہرا نہیں سکتا تھا-

حضرت صاحب نے فرمایا عورتوں کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ ہاتھ اٹھا کر ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا کرتے تھے- یہ اس کی علامت ہوتی تھی کہ میں منہ میں سلام کہہ رہا ہوں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لین نے کہا ہے کہ اگر مخاطب مسلمان ہو تو اسے سلام کہو- یہ بات بالکل غلط ہے اور آنحضرت ﷺ کا طرز عمل اس کے خلاف گواہی دیتا ہے-

آیت نمبر 88

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن تک اکٹھا کرتا جائے گا- اس میں کوئی شک نہیں- یعنی اس بات میں بھی جو بیان کی گئی ہے' کوئی شک نہیں اور قیامت کے آنے میں بھی کوئی شک نہیں-

آیت نمبر 89

اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرمایا گیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں تم دو گروہوں میں کیوں بٹ جاتے ہو؟ بعض لوگوں کے نزدیک یہ بات تھی کہ منافق معاف کر دیئے جائیں گے اور بعض کہتے تھے کہ ان کو معاف نہیں کیا جائے گا- اللہ نے فرمایا ہے کہ ان منافقوں کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ نکلنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں اس میں اوندھے منہ گرا دیا جاتا ہے- اللہ فرماتا ہے کہ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا تو پھر کیا تم اس کی ہدایت کا سامان کرو گے؟ گویا وہی بات ہے کہ ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے- تم پھپھا کٹنی تو بن سکتے ہو اور کچھ نہیں- اگر وہ ہدایت کے لائق ہوتے تو اللہ ان کو ہدایت دے دیتا- وہ بخشے جانے ہوتے تو دنیا میں ہی ان کی بخشش کے آثار ظاہر ہو جاتے-

حضور نے فرمایا ایک مطلب اس کا یہ بھی ہے کہ جب کبھی ان کو فتنہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور فتنہ میں پوری طرح الجھا دیئے جاتے ہیں- فتنوں سے نکل نہیں سکتے- خود ارتداد اختیار کرتے ہیں-

○ مجلس موصیان کا فرض ہو گا کہ قرآنی انوار کی اشاعت میں کوشاں رہے اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت نظارت تعلیم القرآن اور دفتر بہشتی مقبرہ کی زیر ہدایت کام کرتی رہے-
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عبدالقدیر قمر صاحب

خوش خصال و خوش مقال

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی

خطہ سیالکوٹ بہت ہی خوش قسمت اور عظیم خطہ ہے۔ یہ اپنی خوش نصیبی پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ کیونکہ امام زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے اپنا دوسرا وطن قرار دیا ہے۔ اس کی گلیوں اور بازاروں کو امام مقدس کے مطہر قدموں نے برکتوں سے نوازا اور ان کے انفاس قدسیہ نے اسکی فضاؤں کو معطر کیا۔ امام وقت کی شبینہ روز دعاؤں اور التجاؤں نے اسے مردم خیز زمین بنا دیا۔ اسمیں ایسے بطل جلیل نے جنم لیا جو امام مطہر کی زبان تھا۔ قلم تھا۔ ترجمان تھا جس پر جوانان احمدیت ہمیشہ ناز کریں گے۔ اس بطل جلیل کا نام اس کے کام کی طرح عبدالکریم تھا۔ اور اس کا راستہ صراط مستقیم تھا۔ جو 1858ء میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت سے مملو دل لیکر دنیا میں آیا۔ اور جسکی ساری زندگی توحید باری تعالیٰ کے قیام اور اشاعت تعلیم خیر الانام میں گذری۔

ہونہار بروا آپ کے والدین نے چھوٹی عمر میں ہی آپ کو محلہ کے مکتب میں داخل کروا دیا۔ جہاں آپ نے قرآن مجید۔ بوستان سعدی۔ سکندر نامہ وغیرہ کتب پڑھیں۔ اور پھر علوم جدیدہ کے حصول کے لئے مشن سکول سیالکوٹ میں داخلہ لیا۔ اور محنت، لگن اور غیر معمولی استعداد کے باعث جلد ہی ممتاز طلبہ میں شمار ہونے لگے۔ آپ انتہائی ذہین 'لائق' بااخلاق و باکردار طالب علم تھے انہی اوصاف کی بدولت آپ کے تمام اساتذہ اور سکول کی انتظامیہ آپ کو عزت و احترام کی نگہ سے دیکھتی تھی۔

غیرت دینی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی روح کو خدا تعالیٰ نے اپنی محبت سے سرشار کیا ہوا تھا۔ اس محبت کا نتیجہ تھا کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن مجید سے انتہائی والہانہ عشق تھا۔ قرآن مجید آپ کی روح کی غذا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کا مسلک اپنے امام کی اتباع میں یہی تھا۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

خدا تعالیٰ نے آپ کو لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ آپ ایسے دلکش انداز اور جذب کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے کہ راہ چلتے لوگ رک جاتے۔ اور نہایت ذوق و شوق سے آپ کی طرف کھنچے آتے تھے۔ آپ کا تفسیر القرآن کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اور قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے سوا آپ کا اور کوئی شغل نہ تھا۔ قرآن کریم کی عزت و حرمت کے لئے آپ کے دل میں بڑی غیرت تھی۔ ایک بار آپ نے فرمایا۔

"قرآن کریم کیلئے روح ایسی غیرت محسوس کرتی ہے کہ جیسے کوئی آدمی اپنی منکوحہ بیوی کی طرف کسی دوسرے آدمی کو دیکھ کر بھڑک اٹھتا ہے اسی طرح سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ اگر قرآن شریف کے سامنے کوئی اور دوسری کتاب پڑھتا ہو تو مجھے ایسا ہی جوش آتا ہے کہ کیوں یہ اس کتاب کو دیکھ رہا ہے۔ کیا کلام اللہ سے بڑھ کر اس کو راحت رساں اور دلچسپ پاتا ہے"۔

(الحکم 19- مئی 1899ء)

یہ اسی عشق قرآن اور غیرت دینی کا نتیجہ تھا کہ جب آپ امریکن مشن سکول میں استاد تھے۔ ایک دن عیسائی اساتذہ اور طلباء سے تبادلہ خیال ہونے لگا۔ قرآن کریم اور بائبل کے موازنہ کے دوران ایک طالب علم نے قرآن کریم کے بارہ میں انتہائی دلآزار کلمات کہے۔ آپ کی طبیعت نہایت مکدر ہو گئی۔ آپ سخت جوش میں آگئے۔ بات آپ کی برداشت سے باہر ہو گئی۔ آپ نے اس طالب علم کو خوب سرزنش کی۔ جس کے نتیجہ میں سکول انتظامیہ نے آپ کو فارغ کر دیا۔ چونکہ یہ سارا معاملہ خدا تعالیٰ کے کلام سے عشق کا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فوراً ڈسٹرکٹ بورڈ مڈل سکول سیالکوٹ میں آپ کی ملازمت کا بندوبست کر دیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام زمانہ فرماتے ہیں۔

"ان کی عمر ایک معصومیت کے رنگ میں گذری تھی اور دنیا کی عیش کا کوئی حصہ انہوں نے نہیں لیا تھا۔ نوکری بھی انہوں نے اسی واسطے چھوڑ دی تھی کہ اس میں دین کی ہتک ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد نمبر 8)

پروانہ شمع پر فدا ہوتا ہے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب بہت ہی وسیع المطالعہ تھے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ یہ مطالعہ آپ کی بیقرار روح کو قرار نہ بخشتا تھا۔ بلکہ جتنا جتنا مطالعہ بڑھتا' علماء زمانہ سے رابطہ ہوتا بے چینی میں اضافہ ہی ہوتا۔ کوئی ایسا آستانہ کوئی ایسی گدی نظر نہ آتی جس سے پیاسی روح سیراب ہو سکے۔ درآنحالیکہ آپ کا رابطہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بواسطہ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) ہوا۔ یہ ملاقات آپ کے دل میں انقلاب عظیم پیدا کرنے کا موجب بنی۔ جس کے نتیجہ میں آپ نے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔

انقلاب بیعت کرنے کے بعد آپ کی بیقراریوں کو قرار ملا اور اضطرابی کیفیت سکون میں بدل گئی۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

"یہ سچا اظہار ہے شاید کسی کو فائدہ پہنچے۔ اس کے بعد (یعنی بیعت کے بعد۔ ناقل) میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دل و روح میں ایک تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ میں نے اس دوا کو جس کا میں ایک عرصہ دراز سے جویاں تھا۔ قریب یقین کیا میرے دل میں ایک سکینت اترتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ اور دل میں ایک طاقت اور لذت آتی معلوم ہوتی تھی"۔

(الحکم 31- اکتوبر 1899ء)

بیعت کے بعد آپ حضرت اقدس کی محبت میں اس قدر محو ہوئے کہ آپ کے سوا کچھ اور نظر ہی نہ آتا تھا۔ اگر حضرت صاحب کہتے کہ دن کو ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی مخالفت نہ کرتے بلکہ اپنے محبوب امام کی رائے کے خلاف سوچنا بھی کفر سمجھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے۔

"میں جو 1890ء سے یہاں (قادیان- ناقل) رہتا ہوں۔ خلوت میں جلوت میں ہر حال میں آدھی آدھی رات تک اپنے امام کی گفتگو سنی ہے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ میری روح نے دھوکہ نہیں کھایا ہے"۔

(خطبات کریمیہ)

حضرت اقدس آپ سے متعلق فرماتے ہیں۔

مولوی صاحب اس عاجز کے یک رنگ دوست اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں۔ اور اپنے اوقات عزیز کا اکثر حصہ انہوں نے تائید دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ ان کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے۔ اخلاص کی برکت اور نورانیت ان کے چہرہ سے ظاہر ہے"۔

(ازالہ اوہام)

تحریر و تقریر کا بادشاہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کی قلم اور زبان میں عجب تحرر کھا تھا۔ آپ کی آواز کے جادو اور انداز بیاں میں پانیوں کی سی روانی ہر سننے والے کو مسحور کر دیتی تھی۔ ناممکن تھا کہ آپ کی مجلس میں آنے والا اس سے پہلے کہ مولوی صاحب کا بیان ختم ہو اٹھ جائے۔ حضرت اقدس امام زمانہ کا مشہور زمانہ لیکچر (جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ مضمون بالا رہا) اسلامی اصول کی فلاسفی کی روحانی برکت اور آپ کے دلکش و دلفریب انداز بیان کا زندہ ثبوت ہے۔ جس نے دو دن سامعین کو اپنی جگہ اس طرح جمائے رکھا گویا انکے سروں پر پرندے ہیں جو ان کی حرکت سے اڑ جائیں گے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ہلتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ہلنے سے کہیں کوئی لفظ ان کی سماعت سے رہ نہ جائے۔ آپ کے مضمون پڑھنے کے غیر معمولی انداز بیان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس نے فرمایا۔

"اس روز ہماری جماعت کے بہادر سپاہی اور "دین حق" کے معزز رکن حبی فی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے مضمون کے پڑھنے میں وہ بلاغت فصاحت دکھلائی کہ گویا ہر لفظ میں ان کو روح القدس مدد دے رہا تھا۔"

(انجام آتھم)

آپ کے اس خداداد ملکہ کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت اقدس کے زمانہ میں حضرت صاحب کے تقریباً تمام لیکچر پبلک میں آپ کی زبان کلفام سے ہی عوام الناس کے دلوں کی آواز ٹھہرے۔ مثلاً لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ' آسمانی فیصلہ وغیرہ۔

آپ کی اس خوبی کا ذکر امام زماں کی زبان مبارک سے سنئے۔ فرمایا۔

"مولوی صاحب ہر تقریب اور ہر جلسہ پر یاد آجاتے ہیں۔ ان کے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا۔ وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے۔"

(الحکم 30- نومبر 1905ء)

تقریر کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے آپ کو تحریر کا بھی خوب ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔ ایک طرف تو آپ نے دین حق کی اشاعت' تربیت و تعلیم احباب کے لئے جہاں تصانیف لطیف تحریر کیں وہاں حضرت اقدس کی بعض کتب کا ترجمہ کرنے کی بھی آپ کو سعادت نصیب ہوئی۔

غیر معمولی واقعہ یہ واقعہ بڑا عجیب اور غیر معمولی ہے کہ حضرت اقدس کی طرف سے عربی کتب و رسائل کی تصنیف و تقریر کا ایک سبب آپ کی فرمائش تھی۔ چنانچہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا بیان ہے۔

"اپنے ابتدائی ایام میں تصانیف میں حضرت صاحب نے کوئی کتاب عربی زبان میں نہیں لکھی تھی۔ بلکہ تمام تصانیف اردو میں یا نظم کا حصہ فارسی میں لکھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ حضور کچھ عربی میں بھی لکھیں۔ تو بڑی سادگی اور بے تکلفی سے فرمایا کہ میں عربی نہیں جانتا۔ مولوی صاحب بے تکلف آدمی تھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ میں کب کہتا ہوں کہ حضور عربی جانتے ہیں۔ میری غرض تو یہ ہے کہ کوہ طور پر جائیے اور وہاں سے کچھ لائیے۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں دعا کروں گا۔ اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور جب دوبارہ باہر تشریف لائے تو ہنستے ہوئے فرمایا کہ مولوی صاحب میں نے دعا کر کے عربی لکھنی شروع کی تو بہت ہی آسان معلوم ہوئی۔ چنانچہ پہلے میں نے نظم ہی لکھی اور کوئی سو شعر عربی میں لکھ کر لے آیا ہوں۔

(سیرت مسیح موعود صفحہ 527)

حضرت صاحب کی کتاب "التبلیغ" میں جو عربی مکتوب ہے وہ بھی حضرت مولوی صاحب کی توجہ دلانے پر ہی "شاہکار" بنا۔ خطبہ الہامیہ بھی حضرت مولوی صاحب کی وجہ سے رہتی دنیا تک "معجزہ" بن گیا۔

دعوت الی اللہ بذریعہ فونوگراف بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس کے دل میں اس بات کے لئے سخت جوش اور ولولہ پایا جاتا تھا کہ کسی طرح ساری دنیا میں توحید الٰہی کی حکومت قائم ہو جائے یہاں قرآنی حکومت قائم ہو جائے۔ اپنی اس دلی تڑپ کو بروئے کار لانے کے لئے دامے' درمے' سخنے ہر قسم کی کوشش فرماتے۔ اور اپنی جماعت اور فدائیوں کو بھی اس بات کی تلقین کرتے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجامکار

حضرت اقدس کے زمانہ میں جب فونوگراف کی ایجاد ہوئی تو آپ نے اس کو بھی دین حق کی اشاعت کے لئے استعمال فرمایا۔ کیونکہ آپ کے نزدیک ہر ایجاد جو ہو رہی ہے وہ دین حق کی اشاعت میں مددگار ہونے کے لئے ہے۔ چنانچہ

فونوگراف میں پہلے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی دلکش و مقناطیسی آواز میں سورۃ انبیاء کا آخری رکوع ریکارڈ کیا گیا۔ اور پھر حضرت اقدس کے مندرجہ ذیل اشعار بھی آپ ہی کی مترنم آواز میں محفوظ کئے گئے۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دل پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

اس کے علاوہ حضرت اقدس کا مندرجہ ذیل کلام جو آپ نے اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت اور مدح میں فرمایا ہے بھی حضرت مولوی صاحب کی ہی آواز میں ریکارڈ کیا گیا۔

عجب نوریست در جان محمد
عجب لعلیست در کان محمد
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر زغلمان محمد

وفات حسرت آیات 11- اکتوبر 1905ء کو ہمدردی و محبت و ایثار کا یہ پتلا، خادم دین حق، عاشق مسیح موعود اور عارف باللہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگیا۔

اے خدا برتربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

اے خدا تو اس کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرما۔ اور اپنے کمال فضل کے صدقے اسے جنت میں داخل کردے۔ آمین۔ حضرت اقدس نے آپ کے متعلق فرمایا۔

"بڑے ہی مخلص اور قابل قدر انسان تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی۔ اگرچہ بشریت کے لحاظ سے صدمہ ہوتا ہے۔ مگر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش ہیں۔ اس نے ہماری تسلی کے لئے پہلے سے ہی بتادیا تھا۔"

(ملفوظات جلد نمبر8)

جن دنوں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیمار تھے خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس کو نظارہ دکھایا کہ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کے بعد 3- دسمبر 1905ء کو حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی خدا کو پیارے ہوگئے۔ ان بزرگوں کے جانشین پیدا کرنے کے لئے حضرت اقدس کے حسب ارشاد مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی جس کی موجودہ شکل جامعہ احمدیہ ہے۔

☆......☆......☆......☆

عظمت اور شان والا مہینہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پر معارف خطاب

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت (اور شان) والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب وفضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا۔ اور جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ مہینہ صبر کا (مہینہ) ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ (صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں) ہم نے حضورؐ سے سوال کیا۔ ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی کچی لسی یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے۔ اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو گا۔

اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزول رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے۔ اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے۔

اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کردے گا۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

مولانا نسیم سیفی صاحب

نیکی کے دو سلسلے

جماعت احمدیہ میں ایک مخلص اور سعید فطرت رکھنے والے احمدی کے لئے یوں تو نیکی کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے متعدد ذرائع ہیں لیکن آج کی صحبت میں ہم دو ایسے ذرائع کا ذکر کرتے ہیں جو نیکی کرنے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے موجب بن سکتے ہیں۔

ان میں سے ایک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے تحت نادار طالب علموں کو وظائف دینے اور کتب وغیرہ فراہم کرنے کا ذریعہ ہے اور دوسرا فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کو مفت علاج اور ادویہ کی سہولتیں فراہم کرنے کا سلسلہ ہے۔

جماعت احمدیہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں خال خال ہی کوئی دوست ایسا ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو۔ جماعت کے اس تشخص کو قائم رکھنے میں نظارت تعلیم کے تحت وظائف دینے کے سلسلے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہر سال نظارت ہذا کے تحت سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دیکر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ اس مقصد کے لئے فنڈز مہیا کرتی ہے وہاں افراد جماعت کے عطیات بھی اس میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کئی صاحب دل احمدی افراد اس سلسلے میں عطیات بھجواتے رہتے ہیں اور نادار اور مستحق احمدی طلباء بغیر کسی روک ٹوک کے علم کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں عطیات بھجوانے والے احباب ایک قومی خدمت میں حصہ لیتے ہیں اور جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم ہونے کے تشخص کو بحال رکھتے ہیں۔ اس میں عطیات دینے کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے اور جس قدر زیادہ مقدار میں عطیات موصول ہو جاتے ہیں اتنے ہی زیادہ احمدی طلباء کو اس سے سہولتیں مہیا کردی جاتی ہیں۔

جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس ضمن میں کچھ نہ کچھ عطیہ ضرور بھجوائیں۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے۔ یہ شعبہ ہماری اس اجتماعی جدوجہد کی علامت ہے جو جماعت احمدیہ کی نیکیوں کی کوشش کا آئینہ دار ہے۔

ایک دوسرا شعبہ جو اللہ کی رضا حاصل کرنے میں مدد ہوتا ہے وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار مریضوں کی اعانت ہے۔ دکھی انسانیت کے زخموں پر پھاہا رکھنے اور تکلیف میں مبتلا انسانوں کو سکون عطا کرنے کے لئے یہ ہسپتال خدا کے فضل و کرم سے نیک نامی کا باعث ہے۔ اس ہسپتال میں جدید ترین آلات اور ماہر عملہ ہی تعینات نہیں ہے بلکہ یہ عملہ خدمت خلق کے جذبہ سے بھی سرشار ہے۔

فضل عمر ہسپتال ان جماعتی اداروں میں سے ایک ہے جو اپنی خدمت خلق کی کارکردگی کی وجہ سے ہمیشہ نمایاں اور ممتاز رہتے ہیں۔ ہر سال سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد اس ہسپتال سے مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ ضرورت مندوں کے علاج کا یہ شعبہ احباب جماعت کی اعانت سے کام کرتا ہے۔ پاکستان ہی نہیں بلکہ بیرون پاکستان سے بھی دردمند احمدی احباب و خواتین اس مقصد کے لئے عطیات بھجواتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مشکلات و مصائب سے نکلنے کا ایک ذریعہ صدقات بیان کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مرد و زن اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ کوئی بھی مشکل درپیش ہو اس کے حل کے لئے صدقات اور دعا سے مدد حاصل کی جاتی ہے۔ اور اللہ نے یہاں تک وعدہ فرمایا ہے کہ صدقات کے ذریعے سے وہ تقدیر کو بھی بدل دیتا ہے۔ لیکن اس میں ایک امر توجہ طلب ہے کہ صدقات و خیرات کا سلسلہ مصیبت کے نازل ہونے پر ہی شروع نہیں کرنا چاہئے بلکہ صدقات دینا ایک مسلسل اور متواتر عمل ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے کسی بھی مستقبل میں آنے والی مصیبت کو دور کردے اور گویا یوں سمجھیں کہ جس طرح بیماری کے آنے سے بہت پہلے ہی ہم اس کے حفاظتی ٹیکے لگواتے ہیں یا حفظ ماتقدم کی ادویہ کھاتے ہیں اسی طرح اللہ کی رحمت اور اس کے فضلوں کے حصول کے لئے صدقات دینا گویا آنے والی مصیبت کا آنے سے پہلے ہی راستہ بند کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ارشادات میں ان امور کی کئی بار تصریح فرمائی ہے کہ مصیبت سر پر آجانے کے بعد صدقہ و خیرات اور دعائیں وہ اثر نہیں رکھتیں جو مصیبت آنے سے پہلے اثر رکھتی ہیں۔

احباب جماعت کو یہ امر خصوصی طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ صدقہ و خیرات زندگی کا ایک مسلسل حصہ اور ایک جاری عمل ہونا چاہئے۔ صدقہ سے مراد یہ لینا کہ مشکل آئی تو صدقہ دیں گے یوں ہی ہے کہ جیسے آپ یہ کہہ رہے ہوں کہ ہم صدقہ دینے کے لئے کسی مشکل گھڑی کی آمد کے منتظر ہیں۔ کیا کوئی باہوش سمجھدار اور خوف خدا رکھنے والا شخص یہ طرز عمل اختیار کر سکتا ہے۔ یقیناً کوئی شخص جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور ابتلاؤں کے سلسلے کو جانتا ہے آنے والے وقت سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔

ہر شخص کی تقدیر میں یعنی ہر شخص کی زندگی میں کچھ مشکل وقت اور تکالیف کے دور لازماً آتے ہیں۔ اللہ نے یہ زندگی ابتلاؤں اور امتحانوں سے بھرپور بنا رکھی ہے۔ ہر آنے والا دن کوئی ابتلا آپ کے لئے لا سکتا ہے۔ ہر آنے والے دن کا آغاز اس دن کی تکالیف سے بچنے کے لئے دعا اور صدقہ سے ہونا چاہئے۔

جماعت احمدیہ کے صدقات اور عطیات کا بہترین مصرف نظارت تعلیم اور فضل عمر ہسپتال ہیں۔ یہ وہ جگہیں ہیں جہاں آپ عطیات دیکر اللہ کی رحمتوں کی امید کرسکتے ہیں۔ اور آنے والے ابتلاؤں اور مشکلات کو گزارنے کی ہمت پیدا کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو صدقہ و خیرات کی برکت سے آنے والی تکالیف اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

☆......☆......☆

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

روزہ- طبی معجزہ

جناب حکیم محمد طارق محمود صاحب روزہ کے حیرت انگیز طبی و جسمانی اثرات کے متعلق اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:-

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ "روزہ رکھا کرو تندرست رہا کرو گے۔" (طبرانی)

کئی اور مبارک احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ روزہ امراض سے شفا ہے۔

روزہ اور جدید سائنس

اسلام نے روزے کو مومن کے لئے شفا قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں سائنس کیا کہتی ہے؟ کچھ واقعات پیش خدمت ہیں۔

میں فرانس گیا۔ وہاں میرے ایک دوست کہنے لگے کہ رمضان المبارک آیا تو مجھے روزے رکھنے تھے' تراویح پڑھنی تھی' چنانچہ میں نے اپنے پروفیسر سے کہا کہ مجھے چھٹی دے دو۔ اس نے کہا کیوں؟ میں نے کہا کہ مجھے روزے رکھنے ہیں' تراویح پڑھنی ہے۔ اس نے کہا "تمہیں چھٹی کی کیوں ضرورت ہے؟" میں نے کہا کہ میں فلاں جگہ مقیم ہوں' روزانہ آجا نہیں سکتا۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا میں تمہیں ایک جگہ کا بتاتا ہوں جہاں مسلمان مل کر عبادت کرتے ہیں۔

میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ لوگوں کی داڑھیاں ہیں' وہ عمامے باندھے اور جبے پہنے ہوئے' مسواک سے وضو کر رہے ہیں' اذانیں دے رہے ہیں اور نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ ایک قرآن پڑھ رہا ہے' دوسرے پیچھے سن رہے ہیں۔ پھر مزے کی بات یہ کہ روزے بھی رکھ رہے ہیں' یعنی پورا مہینہ! پھر اعتکاف بھی بیٹھے۔ صبح و شام روزے کی سحری و افطاری معمول کے مطابق ہوتی رہی۔ کہنے لگے کہ پھر میں عید پڑھ کر واپس آگیا۔ میں نے پروفیسر سے کہا کہ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے ایسے لوگوں سے ملا دیا۔ میرا رمضان المبارک تو بہت اچھا گزرا۔ پروفیسر مسکرایا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ وہ بولا آپ کو معلوم بھی ہے کہ یہ سب یہودی تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو نہیں معلوم۔ کہنے لگا انہوں نے ایک منصوبے کے تحت کام کیا کہ اسلام میں مسلمان مسلسل ایک مہینہ روزے رکھتے ہیں' ہم بھی ویسے روزے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ اسلام کے اندر کیا اچھائیاں ہیں اور اگر اچھائیاں ہوں گی تو ہم بن کے اسلام قبول کرلیں گے.......

یونیورسٹی آف آکسفورڈ کی حیرانی

پروفیسر مور پالڈ آکسفورڈ یونیورسٹی کی پہچان ہیں۔ انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور جب روزے کے باب پر پہنچا تو میں چونک پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولا دیا ہے۔ اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف یہی روزے کا فارمولا ہی دیتا تو بھی اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی۔

میں نے سوچا کہ اس کو آزمانا چاہئے۔ پھر میں نے روزے مسلمانوں کی طرز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ میں عرصہ دراز سے معدے کے ورم میں مبتلا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ میں نے روزوں کی مشق جاری رکھی۔ پھر میں نے جسم میں کچھ اور تبدیلی بھی محسوس کی اور کچھ ہی عرصہ بعد اپنے جسم کو نارمل پایا حتیٰ کہ ایک ماہ کے بعد اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کی۔

پوپ ایلف گال کا تجربہ

یہ ہالینڈ کا بڑا پادری گزرا ہے۔ اس نے روزے کے بارے میں اپنے تجربات بیان کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ "میں اپنے روحانی پیروکاروں کو ہر ماہ تین روزے رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں نے اس طریقہ کار کے ذریعے جسمانی اور ذہنی ہم آہنگی محسوس کی۔ میرے مریض مسلسل مجھ پر زور دیتے کہ میں انہیں کچھ اور طریقہ بتاؤں لیکن میں نے یہ اصول وضع کر لیا کہ ان میں وہ مریض جو لاعلاج ہیں ان کو تین یوم نہیں بلکہ ایک ماہ تک روزے رکھوائے جائیں۔

میں نے ذیابیطس (شوگر) دل کے امراض اور معدے کی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو مستقل ایک ماہ روزہ رکھوائے۔ شوگر کے مریضوں کی حالت بہتر ہوئی۔ ان کی شوگر کنٹرول ہو گئی۔ دل کے مریضوں کی بے چینی اور سانس کا پھولنا کم ہوا۔ معدے کے مریضوں کو حیرت انگیز طور پر افاقہ ہوا۔

(صفرے کے تجربات)

ڈاکٹر لوتھر جیم

کیمبرج کے ڈاکٹر لوتھر فارماکالوجی کے ماہر تھے۔ انہوں نے سارا دن خالی پیٹ (روزے دار) شخص کے معدے کی رطوبت لی اور پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ روزے میں وہ غذائی متعفن اجزاء جن سے وہ معدہ امراض کو قبول کرتا ہے' بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ روزہ جسم اور خاص طور پر معدے کے امراض میں صحت کی ضمانت ہے۔

سگمنڈ فرائیڈ

یہ مشہور ماہر نفسیات ہے اور اس کا نظریہ نفسیاتی ماہرین کے لئے نشانِ راہ ہے۔ موصوف فاقہ اور روزے کا قائل تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ روزے سے دماغی اور نفسیاتی امراض کا کلی خاتمہ ہوتا ہے۔ روزے دار آدمی کا جسم مسلسل بیرونی دباؤ کو قبول کرنے کی صلاحیت پالیتا ہے۔ روزے دار کو جسمانی کھچاؤ اور ذہنی اضمحلال کا سامنا نہیں ہوتا۔

یورپی ماہرین تسلیم کر چکے ہیں کہ روزہ جہاں جسمانی زندگی کو نئی روح اور توانائی بخشتا ہے وہاں اس سے بے شمار معاشی پریشانیاں بھی دور ہوتی ہیں کیونکہ جب امراض کم ہوں گے تو ہسپتال بھی کم ہوں گے اور ہسپتالوں کا کم ہونا پر سکون معاشرے کی علامت ہے۔"

(ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور دسمبر 98ء ص 41 تا 43)

بندر بانٹ کے ٹھیکیدار

جناب حکیم افتخار احمد صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "ابھی وقت ہے" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کسی بھی قوم کی تباہی کے اسباب حادثاتی نہیں ہوتے بلکہ اس میں خاص طور سے اس قوم کے خواص اور اونچے طبقے کی ذاتی غرض' مفسدانہ طرز عمل' مفاد پرستانہ منصوبہ بندی' ہوس زر و اقتدار' اپنوں کی غداری اور اغیار کی عیاری برس ہا برس سے شامل ہوتے چلے جاتے ہیں اور آخر میں تباہی و بربادی قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔

روز ازل سے کسی بھی ملک کا زیادہ تر چالاک گروہ اکثر اوقات اپنی دولت اور ذہانت یا پھر مکر و فریب اور تشدد کی بدولت عوام کو اپنا تابع فرمان کرتا چلا آیا ہے۔ حاکم اور محکوم کی ایک نئی روش ایجاد ہوئی ہے۔ یعنی دنیا کے چند بڑے ملکوں کے سربراہوں نے باہم مل کر مختلف سیاسی نظریات کی الگ الگ تنظیمیں قائم کرلی ہیں۔ یہ تنظیمیں چھوٹے ملکوں کو ترقی پسندی کا لیبل لگا کر درون خانہ اپنے قومی اور ملکی مفادات کے لئے استعمال کرتی ہیں لیکن بظاہر ان کے ہمدرد اور بہی خواہ بنے ہوئے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ان کے سیاسی و معاشرتی مزاج میں داخل ہو کر ان کے نظام مملکت میں بھی اس حد تک در آتے ہیں کہ بظاہر آزاد لیکن اندر سے محکوم ملک کے بڑے لوگ کٹھ پتلیوں کی طرح ان کی انگلیوں پر ناچنے لگتے ہیں۔

پھر ایک وقت آتا ہے کہ ظاہر میں باگ ڈور تو چھوٹے ملکوں کی ان کے بڑوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے لیکن تمام منصوبے' تمام عہد و پیمان' تمام فیصلے بیرونی تنظیمیں ترتیب دیتی ہیں۔ تحریر و تقریر ان کی ہوتی ہے اور دستخط محکوم ملک کے ہوتے ہیں۔ آزادی کے متوالوں نے اپنے آزاد ملک کے جو خواب دیکھے ہوتے ہیں وہ بکھر جاتے ہیں۔ یا پھر غلامی کے مختلف خانوں میں بٹ جاتے ہیں اور نگاہوں کے سامنے کاغذی منصوبے اور ادھورے پروگرام بھرپور لفاظی کے ساتھ باقی رہ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ حقیقی معنوں میں وطن اور اپنی آزادی کو بھول جاتے ہیں اور قوم کی آزادی کے اس نئے مفہوم کو قبول کر لیتے ہیں۔

ہر آنے والا دن وعدوں کی پٹاری کھولتا ہے اور رنگین خاکے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ اغیار کی پھیلائی ہوئی شیطانی روشنی سے اکثر دیدہ وروں کی آنکھیں بھی خیرہ ہو جاتی ہیں۔ قلیل التعداد صاحبان ایمان آنکھیں بند کئے مایوس دل کو تھامے تباہی کے آخری گجر کی آواز پر کان دھرے گم سم بیٹھے ہیں' اس دن کی اُمید پر کہ جب الہامی صحیفوں اور قرآن مجید کے مطابق نجات دہندہ آئے گا اور دنیا کے ان چند بندر بانٹ کے ماہر ٹھیکیداروں کو فنا کر دے گا۔ لیکن حقائق بتاتے ہیں کہ اس کی آمد سے پہلے ایک عظیم اور آخری جنگ ہو گی۔ جس کا آغاز ایشیا سے ہو چکا ہے۔ بہت جلد یہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔ جس کے نتیجے میں بستیاں تو ہوں گی مگر ریزہ ریزہ لوگ تو ہوں گے لیکن پارہ پارہ' ہوا ہو گی لیکن سینوں کو چیرتی ہوئی' پانی ہو گا لیکن مسموم کھولتا ہوا' زمین ہو گی لیکن دور دور تک لاوا اگلتی آگ اور دھویں میں لپٹی۔ اور اگر کہیں مفلوج' خوف زدہ' نیم مردہ اور سہمے ہوئے لوگ نظر آئیں گے تو وہ کسی دوسرے کو تو کیا خود کو بھی نہ پہچان سکیں گے۔ جسم جھلسے ہوئے' زبانیں گنگ' نظر پتھرائی ہوئی۔"

(پندرہ روزہ "المنبر" فیصل آباد 8 تا 22۔ اکتوبر 98ء ص 21)

خوفناک انکشاف

ادارہ حقوق المجاہدین کے سربراہ رفیق مجاہد المعروف سردار سنگھ صاحب کا ایک انٹرویو ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد میں شائع ہوا ہے۔ اس انٹرویو کا ایک سوال اور اس کا جواب درج ذیل ہے۔

سوال۔ "را" کے ملکی اور غیر ملکی ایجنٹوں کی تفصیل بتائیں؟

جواب آج سے بیس سال قبل تہاڑ جیل میں ایک کیپٹن جو "را" کا بھگوڑا تھا' نے مجھے بتایا کہ بھارت میں اسرائیل کی مدد سے جعلی علمائے دین تیار کئے جا رہے ہیں ان علماء دین کو پاکستان میں داخل کیا جائے گا تاکہ وہ درسگاہوں میں شامل ہو کر فرقہ وارانہ منافرت کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلا سکیں۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کے لئے سب سے بڑا چیلنج مذہبی دہشت گردی ہے۔ "را" کا ایجنٹ شیعہ سنی کے روپ میں قتل و غارت گری میں مصروف ہے۔ امام بارگاہیں اور مسجدیں محفوظ نہیں۔ یہ سب انہیں علمائے دین کی "فیوض و برکات" ہیں۔ کماؤ کھاؤ کے پس منظر میں بھاری مقدار میں سمگلنگ ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔"

(ہفت روزہ "حرمت" اسلام آباد 19 نومبر 1998ء ص 30)

تحریر۔ انتظار حسین

ترجمہ محمد اشرف کاہلوں

ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں ایک تقریب کا حال

تنگ نظری کے ماحول میں دوسرا عبدالسلام نہیں ابھر سکتا

جناب انتظار حسین روزنامہ ڈان لاہور کے سنڈے میگزین 6 دسمبر 1998ء کے کالم "نقطہ نظر" میں ایک تقریب کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ مشعل بکس آف لاہور نے قدرے خلاف معمول ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی دوسری برسی کے موقعہ پر آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ممتاز مہمان تشریف لائے۔ اس عظیم سائنسدان کو اس طریق پر خراج تحسین پیش کرنا معلوم وجوہ کی بنا پر ایک جراتمند اقدام سمجھا جائے گا۔ وفاقی وزیر بہبود آبادی سائنس اور ٹیکنالوجی سیدہ عابدہ حسین نے اس تقریب میں شرکت کی اور ڈاکٹر جاوید اقبال نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس پہلو سے ہم نے خود کو محظوظ جانا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ڈاکٹر سلام کی بین الاقوامی شہرت یہاں کے لوگوں کے ذہنی معیاروں کے بالکل برعکس ہے۔ پاکستانی لوگ ورلڈ کرکٹ کپ جیتنے میں تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن سائنس میں نوبل پرائز حاصل کرنا ان کے لئے پریشان کن بات ہے۔ شائد ہمارے معیار ترجیحات میں کرکٹ کا معیار سائنس کی نسبت زیادہ بلند ہے۔

آپ کو جاننے والوں نے آپ کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر ہودبھائی نے ڈاکٹر سلام کی سائنسی تھیوری کو آسان اردو میں ادا کرنے کی بہترین کوشش کی۔ جس پر آپ کو نوبل انعام دیا گیا تھا۔ تاہم ہم میں سے اکثر کے لئے وہ تھیوری ناقابل فہم تھی۔ لیکن ہم یہ جان کر مطمئن تھے کہ یہ تھیوری جدید سائنس میں ایک بیش قیمت نئے دور کی افادیت رکھتی ہے۔

کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ پاکستان میں ایک دوسرا عبدالسلام ابھر رہا ہے؟ پروفیسر ہودبھائی نے اپنے خدشات بیان کرتے ہوئے اس سوال کو اٹھایا۔ ہودبھائی نے کہا کہ موجودہ حالات کے تناظر میں ایسا نظر نہیں آتا۔ آپ نے کہا کہ تنگ نظری اور عدم برداشت کے ماحول میں سائنسی سرگرمیاں پروان نہیں چڑھ سکتیں۔

ان ریمارکس نے ڈاکٹر جاوید اقبال کو اسلامی دنیا کے زوال اور انحطاط کے اسباب پر بحث کرنے کا جواز فراہم کر دیا جو مغرب سے آنے والے نئے نظریات اور خیالات کے اعتبار سے کم ہونا چاہئیں۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے ان نئے تصورات کو عقلیت پسندی، جمہوریت، انسانی حقوق اور خواتین کی مساوات کا نام دیا۔ آپ کے بقول اسلامی دنیا میں ہم نئے مغربی نظریات کے خلاف تین قسم کے رد عمل دیکھتے ہیں۔ پہلا ملاؤں کی جانب سے ان کو یکسر مسترد کر دینا تھا۔ دوسرا رد عمل ان تصورات کو من و عن قبول کرنا تھا۔ جدید ترکی اس رد عمل کی ایک مثال ہے۔ یہ دونوں قسم کے رد عمل دو انتہائیں تھیں۔ جبکہ تیسرا ایک معتدل راستہ تھا۔ جس میں ان کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش تھی۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کے مطابق مسلم انڈیا میں سرسید احمد خاں اس رد عمل کے پہلے نمائندہ تھے۔ آپ نے عقلیت پسندی کی حمایت کی اور سائنسی علم کے حصول پر زور دیا۔ اس پر قدامت پسندوں کا شدید رد عمل ظاہر ہوا اور آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا۔

مقررین کی بڑی تعداد نے جو ڈاکٹر سلام کو ذاتی طور پر جانتے تھے۔ انہوں نے آپ کی تعریف کی۔ سیدہ عابدہ حسین نے اپنے ذاتی حوالہ سے اس نکتہ کو پیش کیا کہ دونوں کا تعلق جھنگ سے ہے۔ اس لحاظ سے میرے اور ڈاکٹر سلام میں ایک قدر مشترک ہے۔ آپ نے کہا کہ قبل ازیں جھنگ کی وجہ شہرت ہیر کا مقبول کردار تھا اور اب پروفیسر سلام کی وجہ سے ہے۔ یہ دونوں ہستیاں اس شہرت کی پہچان کی ضمانت ہیں۔ معزز وزیر حالیہ پیدا شدہ بھگوڑی فرقہ واریت کے ماحول اور فضا کے ذکر کو بھول گئیں۔ جو ہیر اور پروفیسر سلام دونوں کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔

میں خوش قسمت تھا کہ مجھے اپنے نوبل لاریٹ کے متعلق معزز مقررین کے خراج عقیدت کو سننے کا موقعہ ملا۔۔۔۔

عالمی منظر

کوفی عنان قذافی کے انتظار میں

لاکربی طیارے کی تباہی کے ذمہ دار مبینہ دو ملزموں کے بارے میں امریکہ اور لیبیا میں عرصہ سے جھگڑا چل رہا ہے۔ امریکہ نے اپنے اثر و رسوخ سے لیبیا پر کچھ پابندیاں بھی لگا رکھی ہیں اور بلاوجہ و بلاجواز لیبیا پر حملہ بھی کر چکا ہے۔

اسی سلسلے میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے پچھلے دنوں لیبیا کے رہنما معمر القذافی کے ساتھ ملاقات کی اور اس معاملے پر دونوں کے آدھ گھنٹہ تک گفت و شنید ہوئی۔ اور جسے کوفی عنان نے سیاسی زبان میں انتہائی مثبت اور مفید قرار دیا۔

اقوام متحدہ ایک بہت بڑا نام اور ادارہ ہے۔ جس کے سیکرٹری جنرل کا تمام دنیا کے ممالک میں بہت احترام کیا جاتا ہے۔ لیکن لیبیا میں ان کو جو خفت اٹھانا پڑی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کا طیارہ طرابلس میں اتارا گیا جہاں سے انہیں ایک اور ہوائی جہاز میں ایک شہر "سرتے" میں پہنچا دیا گیا۔

کوفی عنان اس غیر معروف قصبے میں چھ سات گھنٹے اس انتظار میں رہے کہ کرنل قذافی انہیں کب ملاقات کے لئے بلاتے ہیں۔ شام ڈھلے انہیں ایک اور ہوائی جہاز میں صحرا میں کسی جگہ پہنچا دیا گیا جہاں کرنل قذافی نے انہیں شرف باریابی بخشا اور یہ ملاقات صرف آدھ گھنٹہ جاری رہی۔ جس کے بعد انہوں نے کہا کہ لاکربی کیس کے سلسلے میں کسی معاہدے کے طے پا جانے میں ناکامی ہوئی ہے۔

بی۔ بی۔ سی۔ کے مطابق دنیا میں مشکل سے چند ملک ایسے ہوں گے جہاں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایسی خفت اٹھانی پڑی ہو جس کا تجربہ انہیں لیبیا میں ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31856 میں فریدہ بشیر زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولہ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ مکان ترکہ والد مرحوم نمبر 34/7 دارالرحمت غربی ربوہ سے 7/64 حصہ مالیتی۔۔۔

اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فریدہ بشیر A-38 ٹیپو سلطان روڈ ملتان چھاؤنی گواہ شد نمبر1 بشیر احمد چوہدری خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 منیر احمد ملتان چھاؤنی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 31857 میں سہیل احمد جنجوعہ ولد چوہدری محمد اسلم جنجوعہ صاحب قوم جنجوعہ پیشہ وکالت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سہیل احمد جنجوعہ بینکرز سٹریٹ نیو گلگشت کالونی ملتان گواہ شد نمبر1 نثار احمد خان مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 ذوالقرنین جنجوعہ برادر اکبر موصی۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 31858 میں محمد سلیمان کریم ورک ولد محمد عبدالکریم ورک صاحب قوم راجپوت ورک پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4 رحیم کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-1-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/7 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/7 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد سلیمان کریم ورک مکان نمبر 4 رحیم کالونی سرکلر روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 آصف جاوید چیمہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 25893 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد ملک کوئٹہ۔

☆☆☆☆☆☆

مسل نمبر 31859 میں اسماء تحریم بنت محمد اشرف انگاری صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر 6 حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 17 گرام مالیتی -/5700 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

اتوار 3- جنوری 1999ء

12-40 رات- جرمن سروس
1-40 رات- چلڈرنز کارنر قرآن کوئز
2-05 رات- درس القرآن
3-35 رات- درس الحدیث
3-50 رات- چلڈرنز کلاس
5-05 رات- تلاوت سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم- خبریں
5-50 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز
6-15 صبح- درس القرآن
7-45 صبح- لقاء مع العرب
8-50 صبح- اردو کلاس
9-55 صبح- چلڈرنز کلاس
11-05 دوپہر- تلاوت- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم- خبریں
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن
12-20 دوپہر- خطبہ جمعہ- 99-1-1
1-20 دوپہر- تقریر
1-50 دوپہر- لقاء مع العرب
3-05 سہ پہر- اردو کلاس
4-15 شام- درس القرآن لائیو
5-45 رات- درس الحدیث
6-05 رات- تلاوت- خبریں
6-45 رات- انڈونیشین پروگرام
7-10 رات- بنگالی سروس
7-45 رات- ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
9-15 رات- لقاء مع العرب
10-25 رات- بوسنین پروگرام- عطاء اللہ [illegible] صاحب کے ساتھ
11-05 رات- تلاوت- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-35 رات- اردو کلاس

پیر 4- جنوری 1999ء

12-35 رات- جرمن سروس
1-40 رات- چلڈرنز کارنر
2-00 رات- درس القرآن 3-1-99
3-55 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر
5-35 رات- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
6-10 صبح- درس القرآن- 3-1-99
7-45 صبح- لقاء مع العرب
8-50 صبح- اردو کلاس
9-55 صبح- ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
11-05 دوپہر- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر- مقابلہ حفظ اشعار
2-05 دوپہر- لقاء مع العرب
3-05 دوپہر- اردو کلاس
4-15 سہ پہر- درس القرآن- لائیو
6-05 رات- تلاوت- خبریں
6-35 رات- انڈونیشین پروگرام
7-15 رات- بنگالی سروس
7-45 رات- ہومیو پیتھی کلاس نمبر 193
9-10 رات- لقاء مع العرب
10-15 رات- ترکی پروگرام
11-05 تلاوت- درس ملفوظات
11-30 رات- اردو کلاس

پروفیسر منصور اے ناصر کی نئی کتاب
SPOKEN ENGLISH
انگریزی بولنا سیکھئے
جسے دو امریکی پروفیسر صاحبان
Prof. Daniel Kies
اور
Prof. Paternal L. Ingrid
کی راہنمائی میں لکھا گیا ہے' کے مطالعہ سے آپ
صرف **10** ہفتوں میں
روانی کے ساتھ انگریزی بولنا سیکھ سکتے ہیں۔
آج ہی درج ذیل پتہ پر
رجسٹرڈ ڈاک خرچ سمیت صرف **-/80** روپے
کا منی آرڈر بھیج کر یہ کتاب حاصل کریں۔
TREND SETTER
10- BABAR COMMERCIAL CENTRE,
KUTCHERY ROAD, MULTAN. PH. 061-585329

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب (سابق مربی گیمبیا) حال مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کا ایک دفتری دورہ کے دوران علی پور ضلع مظفر گڑھ سے بذریعہ ویگن ملتان آتے ہوئے ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کے نتیجہ میں موصوف کو سینہ۔ پسلیوں اور گردن پر چوٹیں آئی تھیں۔ ہڈیاں بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ اب صحت بہتر ہے اور علاج جاری ہے۔ مربی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کوارٹر نمبر 34 صدر انجمن احمدیہ کی والدہ محترمہ کی بائیں آنکھ کا اپریشن مورخہ 98-12-29 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیزہ فوزیہ قمر صاحبہ بنت مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مرحوم آف جڑانوالہ حال کینیڈا بیگم زبیر احمد صاحب ہرنیا کے آپریشن میں پیچیدگی کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم خواجہ عبدالحئی صاحب دارالبرکات ربوہ بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) چوہدری حمید اللہ صاحب کاہلوں 8/56 دارالعلوم وسطی ربوہ بعارضہ قلب گزشتہ ستمبر سے بیمار ہیں آج کل فضل عمر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت خادم

○ "شالامار ٹاؤن میں بیت الذکر کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دو ہزار روپے ماہوار ہو گی۔ ضرورت مند حضرات اپنے صدر جماعت یا امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔

منجانب صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔
فون نمبر 344301

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید محمد امین صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم شرقی ربوہ کے ماموں مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب مقیم 11/5 دارالبرکات ربوہ ابن حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سابق ساکن محلہ دارالفضل قادیان- 29- 30 دسمبر 98ء کی درمیانی شب اڑھائی بجے کے قریب بعمر 80 سال وفات پا گئے ہیں۔

ان کی نماز جنازہ 30- دسمبر کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالبرکات نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

پتہ درکار ہے

○ مکرم رانا مبشر احمد طاہر صاحب ولد مکرم رانا فضل الٰہی صاحب قوم راجپوت نے مورخہ 91-12-1 کو دارالصدر شمالی ربوہ سے وصیت کی تھی۔ اگر وہ خود اعلان پڑھیں یا ان کے بارے کسی عزیز کو علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 6

کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اسماء سحر ساکن حیدر آباد حال C/O ویلکم میڈیکل اسٹور ٹنڈو جام نزد ریلوے پھاٹک ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 نصیر الدین انجم مربی سلسلہ وصیت نمبر 25715 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وصیت نمبر 19495۔

☆☆☆☆☆☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : یکم- جنوری- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
2-جنوری- غروب آفتاب- افطار 5-18
3-جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-40
3-جنوری- طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

کلنٹن کو یلسن کی تنبیہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو روس کے صدر بورس یلسن نے نئے سال پر پیغام دیتے ہوئے تنبیہ کی ہے کہ "مسٹر کلنٹن! آئندہ طاقت کے استعمال سے گریز کرنا۔ عالمی اداروں کو جھانسہ دے کر فوجی طاقت کی مدد سے بین الاقوامی بحرانوں کو حل کرنے کی کوشش ناقابل قبول ہے۔ عالمی امن اور سلامتی کے لئے روس اور امریکہ میں تعاون ضروری ہے۔ یاد رہے کہ روس نے عراق پر تازہ امریکی حملے کی مخالفت کی تھی۔ ایک صدارتی ترجمان نے بتایا ہے کہ بورس یلسن سال نو کے موقع پر صدر کلنٹن سے ٹیلی فون پر بات بھی کریں گے جس میں عراق کے مسئلے پر بھی گفتگو ہوگی۔

امریکہ میں اسلام

امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ بعض سکولوں میں اسلام کو نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔ امریکہ میں موجود 60 فیصد مسلمان امریکہ کی پیدائش ہیں۔ ماہ رمضان میں اسلام کے بارے میں کتب رسائل اور کیسٹس بہت فروغ پا رہی ہیں۔ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر مشتمل کیسٹس بہت مقبول ہو رہی ہیں۔

ترکی کی فضیلت پارٹی

ترکی کے آئندہ انتخابات میں جو اپریل میں متوقع ہیں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسلام پسند فضیلت پارٹی سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھرے گی۔ ماضی کے انتخابات میں اسلام پسند رفاہ پارٹی سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھری تھی مگر اس کی اسلامی پالیسیوں کی وجہ سے اس کی حکومت ختم کر کے پارٹی پر پابندی لگا دی گئی۔ اس کی جگہ اب فضیلت پارٹی نے لے لی ہے جس نے دانستہ اپنی پالیسیوں کو اعتدال کی راہوں پر رکھا ہے۔

تاجکستان میں لڑائی

تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبے میں گذشتہ روز متحارب فریقوں میں اچانک لڑائی شروع ہو گئی۔ جس سے شہر کا مرکزی علاقہ خالی ہو گیا۔

مواخذے کی کارروائی

صدر کلنٹن کے خلاف سینٹ میں مواخذے کی کارروائی 11- جنوری سے شروع ہونی متوقع ہے۔ کارروائی دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گی۔ بعض سینیٹر تمام گواہوں کو طلب کرنا چاہتے ہیں تاہم بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے وقت ضائع ہوگا۔

نام بتانے سے انکار

حکومت پاکستان نے ایک کھرب 38- ارب روپے ہضم کرنے والوں کے نام بتانے سے انکار کر دیا۔ وزیر خزانہ نے ایک رکن قومی اسمبلی کے سوال پر تحریری طور پر جواب دیتے ہوئے کہا کہ بنکوں اور مالیاتی اداروں کے 7643 قرض نادہندگان کے ذمہ ایک کھرب 38 ارب 68 کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم زائد المیعاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ان لوگوں کے نام فاش کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

حق کی فتح

محترمہ بینظیر بھٹو نے دوبئی روانگی کی اجازت ملنے کے بعد کہا کہ مجھے روکنا حکمرانوں کی گھٹیا حرکت تھی۔ حق کی فتح ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کی تاریخ میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سابق وزیراعظم کے پاسپورٹ پر "آف لوڈ" کی مہر لگی ہو۔

حکومت اپیل نہیں کرے گی

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو کو بیرون ملک جانے کی عدالت نے جو اجازت دی ہے حکومت اس کے خلاف اپیل نہیں کرے گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ بینظیر کا نام ای سی ایل (ایگزٹ کنٹرول لسٹ) پر رہے گا۔ وہ قریباً ایک ماہ باہر رہیں گی غیر حاضری میں مقدمات کی سماعت جاری رہے گی۔

قومی اسمبلی میں ہنگامہ

صدر کلنٹن کو خط لکھنے کے متعلق بینظیر بھٹو کے خلاف تحریک استحقاق منظور ہونے اور بینظیر بھٹو کی بیرون ملک روانگی کو روکنے کے متعلق تحریک استحقاق کے غیر موثر ہونے کے موضوعات پر قومی اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر سید خورشید شاہ نے کہا کہ نواز شریف معاشی حالات پر بات کرنے گئے مگر 120- افراد کو ساتھ لے گئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایشیا کا امیر ترین شخص صرف 470 روپے ٹیکس دیتا ہے۔ چوہدری شجاعت نے جواباً کہا کہ ایوان میں سب سے زیادہ ٹیکس نواز شریف دیتے ہیں۔

غیر موثر صدارتی آرڈیننس

وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ غیر موثر ہو جانے والے صدارتی آرڈیننس دوبارہ جاری نہیں کئے جائیں گے۔

جنگ پر چھاپہ کی تحقیقات

سینٹ کی مجلس قائمہ برائے اطلاعات و نشریات نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگ گروپ کے دفاتر پر سرکاری چھاپوں اور اس کے خلاف سرکاری کارروائی کی مکمل تحقیقات کرائی جائے گی۔ کمیٹی کی میٹنگ کے بعد اے این پی کے رہنما اجمل خٹک نے کہا کہ ہم اس وقت تک تحقیقات کرتے رہیں گے جب تک "اصل مجرم" کو نہیں پکڑ لیتے۔

عمران خان کی تجویز

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے تجویز کیا ہے کہ احتساب کا کام بھی فوج کے حوالے کر دیا جائے تاکہ ملک کے وسائل کو جونکوں کی طرح چوسنے والے موجودہ اور سابقہ حکمرانوں سے وصولیاں کی جاسکیں۔

الطاف حسین کا بیان

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ فوجی عدالتیں آخری حربہ ہوتی ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ تباہی و بربادی کا شوق بھی پورا کر لے۔ بڑی بڑی سزائیں مہاجروں کو فوج سے بدظن کرنے کی کوشش ہے۔ شہر میں دیگر بستیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی لیکن مہاجروں کی بستی تجاوزات قرار دیکر گرا دی گئی۔

الحمرا کی چھت کا گرنا

لاہور آرٹس کونسل کی عمارت الحمرا کے ہال نمبر2 کی چھت کے گرنے کو امیر جماعت اسلامی پنجاب نے اللہ کی طرف سے وارننگ قرار دیا ہے کہ اور کہا کہ الحمرا میں فحاشی پھیلائی جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی عمارت بھی بدعنوان لوگوں پر گر جاتی تو حیرانی کی بات نہ ہوتی۔

ہائی کورٹ بار میں قرارداد

لاہور ہائی کورٹ بار میں ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خلیل رمدے کے خلاف بینظیر کے وکیل لطیف کھوسہ نے قرارداد پیش کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ناہید خان کیس میں فاضل جج نے میرے خلاف ریمارکس دے کر اپنے آئینی حلف کی خلاف ورزی کی ہے۔

ٹھوس کوششیں کی جائیں

صدر مملکت رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ شریعت بل سینٹ سے پاس کرانے کے لئے ٹھوس کوششیں کی جائیں۔ آخری رکاوٹ دور ہونے تک کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ عوام شریعت کے نفاذ میں حکومت کا ساتھ دیں۔

ایک بھی بل منظور نہ ہوا

ہندوستان ٹائمز نے بتایا ہے کہ ...ل 1998ء میں ایک بھی بل منظور نہیں کرا سکی۔ کیونکہ قومی اسمبلی نے جو بل بھی منظور کئے وہ سینٹ میں حکومت کی اکثریت نہ ہونے کے باعث منظور نہیں ہو سکے۔

109- دہشت گردوں کی فہرست

وفاقی حکومت کی طرف سے دہشت گردوں کی گرفتاری اور انہیں کچلنے کے لئے تمام قبائلی ایجنسیوں کی انتظامیہ کو 109- ایسے دہشت گردوں کے مکمل کوائف بمعہ تصاویر ارسال کر دیئے گئے ہیں جن کی گرفتاری پر حکومت نے بھاری انعامات رکھے ہوئے ہیں۔

ربوہ میں پہلی بار بے شمار ورائٹی
سندھی کامدار گلے
فیصل آباد اور لاہور کے چکروں سے نجات
میچنگ کیلئے ان سلے سادہ سوٹ بیشمار رنگوں میں
اکبر احمد
32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر متصل کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ☎ 212806

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
● ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212858 212755
● ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 مدکالج کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
● ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 40 شیل منی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎: 214338
● ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
● ہر ماہ 27-26-25 تاریخ جعفری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎: 291024

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexibla Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111